Al-Mahdi Research Journal (MRJ)
Vol 5 Issue 1 (Jul-Sep 2023)
ISSN (Online): 2789-4150
ISSN (Print): 2789-4142

The Interpretations of Huruf e Muqat'aat in the Tafseer of Mulla Hussain Wa'iz Kashifi

ملا حسین واعظ کاشفی کی تفسیر میں حروف مقطعات کی تعبیرات

Abdul Haq Mujahid
PhD Scholar, Department of Islamic Studies, Bahauddin Zarkiya University, Multan. Assistant Professor Islamic Studies, Govt. Graduate College, Muzaffargarh
Email: h.almaarif313@gmail.com
ORCID: 0009-0000-3578-0471

Published:
September 30, 2023

Dr Abdul Qadir Buzdar
Professor Islamic Studies, Bahauddin Zarkiya University, Multan. E Mail: drbuzdar786@gmail.com

Abstract

Mulla Husayn Kashifi is a prominent commentator whose interpretations are strongly influenced by Sufi perspectives. However, he maintains a balance between the traditionalist and Sufi approaches by developing his own understanding rooted in the Hadith and Sunnah tradition. Early scholars exercise caution when interpreting verses containing the Huruf Muqattiat (disjoined letters) because these verses are not explicitly clarified in the Hadith tradition. As a result, they argue that interpretations should be withheld due to their ambiguous and uncertain nature.

This paper aims to elucidate Mulla Husayn Kashifi's stance regarding the interpretation of these verses. He largely concurs with the early scholars, acknowledging that providing a definitive interpretation of these verses is challenging. Nevertheless, he supports the perspectives of later prominent scholars who have ventured to interpret these verses while also respecting the fundamental principle of the early scholars, who exercised caution when encountering doubtful and ambiguous elements (mutashabihat). This study serves to provide insight into Kashifi's position and his interpretation of the Huruf Muqattiat.

Keywords: Artificial Intelligence, Climate Change, Cybersecurity, Renewable Energy, Health Care Reform

تمہید

قرآن مجید کی ۲۹ سورتیں حروف مقطعات سے شروع ہوتی ہیں۔ان حروف ملا کر لکھا جاتا ہے تاہم ان کی تلاوت الگ الگ الفاظ کی شکل میں کی جاتی ہے۔اس لیے انہیں حروف مقطعات کا نام دیا جاتا ہے۔ مفسرین ان حروف کی شرح،وضاحت اور تفسیر کے بارے میں مختلف الآراہیں۔ جس عمومی رائے پر جمہور علماء اتفاق ہے وہ ان حروف کی حقیقی مراد اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتے ہیں۔ نیز یہ کہ ان حروف قرآنی کا تعلق تشابہات قرآنی میں سے ہے۔اس لیے تمام مفسرین اس رائے کو بیان کرنے کے بعد کہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے ان حروف کے مقصود و مراد پر اپنی رائے ضرور دیتے ہیں ۔اسی لیے مفسرین کی اکثریت نے ان حروف پر اختصار کے ساتھ اور باقیوں نے مفصل آراء تحریر کی ہیں ۔صوفیاء اپنے قلوب میں توحید باری تعالیٰ اور محبت ذات حق کے جذبات کا غلبہ

CC BY

رکھتے ہیں۔اس لیے ان حروف سے اپنے قلوب پر پڑنے والی کیفیات اور ان اسرار ورموز کو مفصل بیان کیا ہے ۔کیونکہ اس گروہ صوفیاء کے ہاں یہ حروف مقطعات اسماء الحسنٰی میں سے ہیں۔اور ان میں اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم موجود ہے۔ہمارے پیش نظر تفسیر حسینی قادری بھی صوفیاء کی اسی فکر و منہج کی نمائندہ ہے۔اب دیکھنا یہ ہے کہ ان حروف کے بارے میں وہ کس گروہ کی نمائندگی کرتی ہے۔اور حروف مقطعات کی تفسیر اور شرح میں مفسر[1] ملا حسین واعظ کاشفی نے کیا منہج اختیار کیا ہے۔

تفسیر حسینی قادری میں میں مفسر حروف مقطعات کی تفسیر میں تحریر کرتے ہیں کہ حروف مقطعات متشابہات قرآنی میں سے ہیں۔

(1)حروف مقطعات آیات متشابہات ہیں

کاشفیؒ حروف مقطعات کی تفسیر میں جمہور مفسرین کی اس رائے سے متفق نظر آتے ہیں کہ حروف مقطعات متشابہات قرآنی میں سے ہیں۔اور ان کی مراد حقیقی صرف ذات حقیقی ہی جانتی ہے۔سورۃ البقرہ کی پہلی آیت جو کہ الم پر مشتمل ہے کی تفسیر میں تحریر کرتے ہیں۔

حروف مقطعات قرآن حکیم کے اسرار ہیں۔ہر کوئی ان پر دسترس نہیں رکھتا[2]سورۃ ھود کی آیت الرٰ کی تفسیر میں تحریر کرتے ہیں کہ اصطلاح وضعی اور عرفی کی بہ نسبت حروف مقطعہ سے جو مراد ہے وہ سمجھ میں نہیں آتی تو حروف مقطعات کے مطالب پوشیدہ راز ہیں [3] سورۃ یوسف میں پہلی آیت الرٰ کی تفسیر میں تحریر کرتے ہیں کہ یہ حروف متشابہات قرآنی میں سے ہیں اللہ کے علاوہ ان کے مقصود کو کوئی نہیں بیان کر سکتا [4] سورۃ الحجر کی پہلی آیت الرٰ کی تفسیر کرتے ہوئے وضاحت کرتے ہیں کہ، حتمی طور پر اس بارے میں وضاحت اور تفسیر کرنا جرات کی راہ پر چلنا ہے۔حضرت عمرؓ سے اس بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا اس بارے کچھ

OPEN ACCESS
CC BY

بیان کروں تو تکلف کرنے والوں میں سے ہوں گا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر ﷺ سے فرمایا وما انا من المتکلفین
[5] سورۃ یٰسین کی پہلی آیت یٰسین کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ حروف مقطعات میں سے ہر ایک حرف ایک راز ہے خزانہ غیب کے رازوں میں سے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو خبر عطا کی ہے اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے سوا کوئی اس راز سے واقف نہیں [6] سورۃ حٰم السجدہ کی پہلی آیت حٰم کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اللہ کا اسم اعظم حروف مقطعات میں پوشیدہ ہے ہر ایک اس کو سمجھنے میں کامیاب نہیں ہو سکتا[7]

تفسیر معالم التنزیل میں علامہ بغویؒ اسی نکتہ کی تائید کا اظہار کرتے نظر آتے ہیں۔ اور تابعی سے روایت کرتے ہیں،، شعبی اور دوسرے علماء کے قول کے مطابق حروف مقطعات متشابہات میں سے ہیں۔ جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے علم کے لیئے مخصوص کر دیا ہے۔ اور یہ قرآن کا خصوصی راز ہیں۔ حضرت ابو بکر صدیق فرماتے ہیں کہ ہر کتاب کا ایک راز ہوتا ہے اور قرآن کریم کا راز یہی سورتوں کے شروع میں آنے والے حروف ہیں[8]

(2) حروف مقطعات اسماء القرآن ہیں

سورۃ الاعراف کی پہلی آیت المص ہے مفسر تفسیر حسینی قادری تفسیر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ قرآن کا، یا اس سورت کا نام ہے،[9] سورۃ الشعراء کی پہلی آیت طسم کی تفسیر میں لکھتے ہیں حروف مقطعات قرآن مجید کے اسماء ہیں اور یہی وجہ ہے کہ اکثر ان حرفوں کے بعد قرآن مجید کا تذکرہ آتا ہے [10] سورۃ یٰسین کی پہلی آیت یٰسین کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ،، یہ کہ قرآن کا نام ہی،،[11] سورۃ ص کی پہلی آیت ص کی تفسیر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ قرآن کا نام ہے۔[12] تفسیر معالم التنزیل میں بھی مفسر نے حضرت قتادہ کا قول نقل کرتے ہوئے ان حروف کو اسماء القرآن قرار دیا ہے۔[13]

(3) حروف مقطعات اسماء سور ہیں

OPEN ACCESS
CC BY

سورۃ آل عمران کی ابتدائی آیت الم ہے۔ لیکن اس آیت کی تفسیر مفسر ممدوح ج ن الفاظ میں کرتے ہیں۔ وہ یہ ہیں کہ یہ سورۃ کا نام یا اس کی کنجی ہے۔[14] سورۃ اعراف کی ابتدائی آیت المص ہے۔ تفسیر حسینی قادری کے مفس اس کی تفسیر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اس سورت کا نام ہے [15] سورۃ یونس کا آغاز آیت الرٰ سے ہوتا ہے اس کی تفسیر میں مفسر کہتے ہیں کہ حروف مقطعہ سورتوں کے اسماء ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے جو چاہے سورتوں کے نام رکھے [16] سورۃ طٰہٰ کی پہلی آیت کی تفسیر میں بہت تفصیلی مضمون تحریر کیا ہے ۔ تحریر کرتے ہیں۔ حروف مقطعات جو سورتوں کی ابتداء میں ہیں ان میں اتنا اختلاف نہیں جتنی لفظ طٰحٰہ میں اختلاف ہے یہ اسماء القرآن میں سے ہے یا سورت کا یا اللہ کے ناموں میں سے ایک نام ہے[17] تفسیر معالم التنزیل میں علامہ بغویؒ فرماتے ہیں کہ،، مجاہد اور ابن زیدؒ فرماتے ہیں کہ یہ حروف سورتوں کے نام ہیں۔[18]

(4) حروف مقطعات معجزہ قرآنی ہیں

سورۃ العنکبوت کی پہلی آیت الم کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ حروف مقطعہ خلق کا عجز ظاہر کرنے کے واسطے ہیں۔ تاکہ بندے جان لیں کسی کو اس کتاب کے حقائق دریافت کرنے کی طرف راہ نہیں ہے۔ اور کسی کی عقل اس کی کہنہ معرفت سے اگاہ نہیں ہے[19]

(5) حروف مقطعات اسماء الحسنیٰ ہیں

سورۃ الاعراف کی پہلی آیت المص ہے مفسر تفسیر حسینی قادری تفسیر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ان میں سے ہر ایک حروف اشارہ ہے، خدا کے ناموں میں سے ایک نام کی طرف، جیسے الہٰ لطیف ملک اور صبور[20] سورۃ یوسف الرٰ کی تفسیر میں تحریر کرتے ہیں کہ اسماء الحسنیٰ میں سے مختصر کیے ہوئے ہیں۔ الف اللہ ہے لام لطیف رے رؤف ہے[21] سورۃ طٰہٰ کی پہلی آیت کی تفسیر میں بڑا مفصل مضمون تحریر ہے۔ فرماتے ہیں اللہ کے ناموں

OPEN ACCESS

CC BY

میں سے ایک نام ہے یا اسم طاہر اور اسم ہادی کی ابتداء کے دو حرف ہیں[22] سورۃ العنکبوت کی پہلی آیت الم کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ الف اشارہ ہے اسم اللہ کی طرف اور لام لطیف کی جانب اور میم مجیب کی جانب[23] معالم التنزیل میں علامہ بغویؒ فرماتے ہیں کہ اخفش کا قول ہے۔کہ حروف مقطعات کا تعلق اسما الحسنیٰ کی قبیل سے ہے۔اور اللہ تعالیٰ کے اسماء الحسنیٰ کے بنیادی حروف ہیں۔[24]

(6)حروف مقطعات افعال ربانی کا اظہار ہیں

سورۃ البقرہ کی پہلی آیت جو کہ الم پر مشتمل ہے کی تفسیر میں تحریر کرتے ہیں۔بعض مفسروں نے کہا ہے کہ الم کا معنی ہیں انا اللہ اعلم یعنی میں خدا ہوں بڑا جاننے والا۔[25] سورۃ الاعراف کی پہلی آیت المص ہے مفسر تفسیر حسینی قادری تفسیر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ بعض حروف ناموں پر دلالت کرتے ہیں اور بعض افعال پر،تو اصل میں یوں ہو گا کہ انا اللہ علم و افضل یعنی میں خدا ہوں کہ جانتا ہوں اور بیان کرتا ہوں یا سب سے زیادہ جانتا ہوں۔اور بیان کرتا ہوں اور حق کو باطل سے جدا کرتا ہوں[26]

(7)مخففات اسماءصفات باری تعالیٰ و تلخیص مضامین سورِ قرآن

سورۃ الاعراف کی پہلی آیت المص ہے مفسر تفسیر حسینی قادری تفسیر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ان میں سے ہر ایک حرف اشارہ ہے،خدا کے ناموں میں سے ایک نام کی طرف،جیسے الہٰ لطیف فلک اور صبور،یا حرف کنایہ ایک صفت سے جیسے اکرام لطف،مجد،صدق،یا المص ایماءہے،المصور کی طرف[27] سورۃ یوسف الرٰ کی تفسیر میں تحریر کرتے ہیں کہ اسماء الحسنیٰ میں سے مختصر کیے ہوئے ہیں۔الف اللہ ہے لام لطیف رے رؤف ہے یا اس کی صفات ہے چناچہ الف انفراد ہے لام لطف ہے رے رحمت ہے[28] سورۃ الرعد کی پہلی آیت المرٰ کی تفسیر میں تحریر کرتے ہیں کہ حروف مقطعہ ان کلمات سے مختصر ہیں جو صفات الہٰی پر دلالت کرتے ہیں۔چنانچہ الرٰ کے

CC BY

معنی میں کیا ہے کہ الف اس کی الا کا ہے اور لام اس کے لطف کا ہے اور میم اسکے دلک کی اور رے اس کی رافت کی [29] سورۃ الحجر کی پہلی آیت الرٰ کی تفسیر کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ ہر حرف ایک اسم کی طرف اشارہ ہے ۔ چناچہ الر میں الف اشارہ ہے اسم اللہ کی طرف اور لام اسم جبرائیل کی طرف اور رے اسم رسول کی طرف یعنی یہ کلام اللہ جبرائیل کے واسطے سے رسول کو پہنچا۔ [30] سورۃ طٰہٰ کی پہلی آیت کی تفسیر میں بڑا مفصل مضمون تحریر ہے ۔ فرماتے ہیں یا اسم طاہر اور اسم ہادی کی ابتداء کے دو حرف ہیں [31] سورۃ الشعراء کی پہلی آیت طسم کی تفسیر میں لکھتے ہیں یا یہ کہ ہر ایک حرف ایک ایک نام کی طرف اشارہ ہے چنانچہ طسم طاہر ساتر مجیب کی طرف کی طرف اشارہ ہے [32] سورۃ العنکبوت کی پہلی آیت الم کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ کہ الف اشارہ ہے اسم اللہ کی طرف اور لام لطیف کی جانب اور میم مجیب کی جانب [33] سورۃ روم کی پہلی آیت الم کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ کہ الم میں الف امویت سے کنایہ ہے اورل لطف سے اور میم ملک سے اور یہ کہ الف اشارہ ہے اسم اللہ کی طرف اور لام جبرائیل کی جانب اور میم اسم محمد ﷺ کی طرف [34] سورۃ لقمان کی پہلی آیت الم کی تفسیر میں فرماتے ہیں, ‘الف ،لام، میم کی تفسیر میں الف اشارہ ہے انا کی طرف اور لام لی کی جانب اور میم منی طرف یعنی انا اللہ لی جمیع الصفات ومن الغفران والا حسان [35] سورۃ السجدہ کی پہلی آیت الم کی تفسیر میں کہتے ہیں خدا کی ہر کتاب کا ایک خلاصہ ہوتا ہے قرآن کا خلاصہ حروف مقطعہ ہیں الم میں الف اللہ کی انتہا سے نکلتا ہے اور وہ حروف نکلنے کی سب جگہوں میں اول ہے اور لام زبان کے کنارہ سے نکلتا ہے۔ اور وہ حروف نکلنے کہ جگہوں میں اوسط ہے اور میم ہونٹ سے نکلتا ہے اور حروف نکلنے کی جگہوں میں آخیر ہے تو یہ بات اس طرف اشارہ ہے کہ بندہ کو چاہیے کہ اپنے اعمال اور افعال کی ابتداؤں اور درمیان اور انتہاؤں میں اللہ کے ذکر کے ساتھ انس چاہتا ہے ۔ [36] سورۃ المومن کی پہلی آیت حٰم کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ ہر حرف اشارہ ہے ایک کلمہ کی طرف جیسا کہ کلام عرب میں بعض کو تمام سے

OPEN ACCESS
CC BY

تعبیر کرتے ہیں تو یہاں ے اشارہ حکیم حق کی طرف ہے کہ وہ ہر گز نہ رد ہوتا ہے نہ رکتا ہے اور میم ایما ہے اس کے ملک کی جانب کہ کبھی زائل اور فانی نہ وہ گا۔[37] سورۃ حٰم السجدہ کی پہلی آیت حٰم کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اللہ کا اعظم حروف مقطعہ میں پوشیدہ ہے ہر ایک کو اسے نکالنے میں دسترس نہیں اور یہ کہ ح اشارہ ہے حکمت کی طرف اور میم منت کی طرف یعنی اللہ کا احسان ہے کہ مومنوں پر حکمات نازل کر کے یا اس طرف اشارہ ہے کہ حق تعالیٰ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان رازونیاز ہے کہ کوئی مقرب فرشتہ اور نبی مرسل اس سے آگاہ ہیں اس واسطے ے اور میم دو حروف اسم رحمان کے درمیان میں ہیں[38] سورۃ الشوریٰ کی پہلی دو آیت حٰم عسق کی تفسیر میں کہتے ہیں حروف مقطعہ اشارہ ہیں ہونے والے فتنے اور واقعات کی طرف یا یہ کہ ے حرس ہے اور میم مہلکہ ہے اور عین عذاب اور سین سخ اور قاف قذف اور یا یہ کہ حدیث کے مفہوم کے مطابق اس امت پر نازل ہو گی قذف مسخ خسف یا یہ کہ یہ حروف حکیم مجد علیم سمیع قدیر کے پہلے حرف ہیں یا حلم مجد علم سنا قدرت کی طرف اشارہ ہے[39] سورۃ الجاثیہ کی پہلی آیت حٰم کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ حٰم حروف مقطعہ اسمائے الٰہی کے مختصر ہیں چنانچہ ے اشارہ حی اور حفیظ کی طرف اور کنایہ ہے ملک اور مجید سے یا ے حکم ازلی ہے اور میم ملک ابدی۔[40] سورۃ الاحقاف کی پہلی آیت حٰم کی تفسیر میں لکھتے ہیں ے اشارہ حکم الٰہی کی طرف اور میم کنایہ ہے مجد بادشاہی کی طرف حق تعالیٰ اپنے حکم کامل اور مجد شامل کی قسم کھا کر کہتا ہے کہ جو مجھ پر ایمان لایا اس پر عذاب نہ کروں گا یا یہ کہ یہ اہل توحید کی حمایت ہے اور میم مرفیات حق ہیں ان سے زیادتی کے ساتھ کہ وہ نظر کرتا ہے اللہ کی وجہ کی طرف۔[41]

(8) قسمیہ وحلفیہ حروف ہیں

سورۃ یونس کی پہلی آیت الرٰ کی تفسیر میں کہتے ہیں، حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) قسم کھاتا ہوں اپنی نعمتوں کی جو تجھ پر تھیں ازل میں اور اپنے لطف کی جو تیرے ساتھ ہیں وجود میں، اور اپنی شفقت کی جو

OPEN ACCESS
CC BY

ہو گی ابد میں۔[42] سورۃ طٰہٰ کی پہلی آیت کی تفسیر میں بڑا مفصل مضمون تحریر ہے ان دو حرفوں سے حق تعالیٰ مدینہ اور مکہ کی قسم کھاتا ہے۔[43] سورۃ المومن کی پہلی آیت حٰم کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ حروف مقطعہ مقسم بہ ہیں یعنی ان کی قسم کھائی ہے[44] سورۃ ص کی پہلی آیت ص کی تفسیر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ حق تعالیٰ دوستوں کی صفائے محبت کی قسم کھاتا ہے یا صفائے دل عارفاں کی تاویلات میں ہے یا قسم ہے صورت محمد ﷺ کی یا قسم ہے اس کی صمدیت صادق کی ازل میں اور شوریت کے صادق کی ابد میں اور صوریت کے صادق کی دونوں کے۔[45] سورۃ المومن کی پہلی آیت حٰم کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ حروف مقطعہ مقسم بہ ہیں یعنی ان کی قسم کھائی ہے [46] سورۃ الاحقاف کی پہلی آیت حٰم کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ حق تعالیٰ اپنے حکم کامل اور مجد شامل کی قسم کھا کر کہتا ہے کہ جو مجھ پر ایمان لایا اس پر عذاب نہ کروں گا یا یہ کہ یہ اہل توحید کی حمایت ہے اور میم مرفیات حق ہیں ان سے زیادتی کے ساتھ کہ وہ نظر کرتا ہے اللہ کی وجہ کی طرف۔[47] علامہ بغوی،،معالم التنزیل میں تحریر کرتے ہیں،، اخفش فرماتے ہیں کہ ان حروف کے شرف اور فضیلت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان حروف کی قسمیں اٹھائی ہیں۔کیونکہ یہ حروف نازل ہونے والی کتابوں کے بنیادی حروف ہیں۔[48]

(9)محبت خداوندی کا اظہار

سورۃ آلعمران کی پہلی آیت بھی الم ہے۔لیکن اس کی تفسیر مفسر مذکور ان الفاظ میں کرتے ہیں۔حق تعالیٰ کے الائے عمیم اور لام اس کے لقائے کریم اور میم اس کی محبت قدیم کی طرف اشارہ ہے۔یعنی اس کی نعمتیں دنیا میں علی العموم سب کو شامل ہیں[49] سورۃ ص کی پہلی آیت ص کی تفسیر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ حق تعالیٰ دوستوں کی صفائے محبت کی قسم کھاتا ہے یا صفائے دل عارفاں کی۔[50]

(10)عارفین کے لیے مقام رویئت ومشاہدہ کا ذریعہ

OPEN ACCESS
CC BY

سورۃ آلعمران کی پہلی آیت بھی الم ہے حق تعالیٰ کے الائے عمیم اور لام اس کے لقائے کریم اور میم اس کی محبت قدیم کی طرف اشارہ ہے۔یعنی اس کی نعمتیں دنیا میں علی العموم سب کو شامل ہیں۔ اور اس کے لقاء کی نعمت، عقبیٰ میں خاص لوگوں کو پہنچے گی اور اس کی محبت بے منتہا کا فیض دونوں جہاں میں اخص الخواص لوگوں کو حاصل ہے [51] سورۃ الاعراف کی پہلی آیت المص ہے مفسر تفسیر حسینی قادری تفسیر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ الف ازل ہے۔ اور لام ابد کے انفعال اور ابد کا مابین اور صاد اشارہ ہے ہر متصل کے اتصال اور ہر منفصل کے انفعال کی طرف حقیقت میں نہ اتصال کو مجال کی گنجائش ہے نہ انفعال کو محل نمائش ہے۔ [52] سورۃ الشعراء کی پہلی آیت طسم کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ وہ طائر یعنی اڑنے والے ہیں اللہ کے ساتھ اور میں سیر روندگان طریق معرفت کی جانب کہ وہ سائر یعنی سیر کرنے والے ہیں اللہ کی طرف اور رمیم مشیی سالکان سبیل عبودیت کی طرف ایما کرتا ہے کہ اللہ کی طرف اور اللہ میں چلتے ہیں یا اشارہ ہے طلب مبتدیان اور سرور متوسطان اور مشاہدہ منتہیان کی جانب یا ط طہارت عروت ازلی اور ثنائے جبروت ابدی کی طرف اور مجد جلال سرمدی کی قسم کھاتا ہے۔ [53] سورۃ القصص کی پہلی آیت طسم کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ ط اشارہ ہے طہارت نفوس عابداں کی طرف کہ غیروں کی عبادت سے ان کے نفس طاہر ہیں اور طہارت قلوب عارفاں کی جانب کہ حضرت جبار کے سوا اور کی تعظیم سے ان کے قلب طاہر ہیں اور طہارت ارواح محباں کی طرف کہ ان کی روح میں ماسوا اللہ کی محبت نہیں اور طا طہارت اصرار موحداں کی طرف کہ غیر خدا کا مشاہدہ نہیں کرتے سین اسرار الٰہی میں سے ایک راز ہے صالحین کے ساتھ نجات کا اور مظلومیوں کے ساتھ درجات کا اور محبوب کے ساتھ دوام مناجات کا اور میم ایما ہے منت خالق کی طرف کہ تمام مخلوق پر بقدر حاجت سب کے کام چلانے اور مطالب بر لانے میں [54] سورۃ الاحقاف کی پہلی آیت حٰم کی تفسیر میں لکھتے ہیں ح کہ یہ اہل توحید کی حمایت ہے اور میم مرفیات حق ہیں ان سے زیادتی کے ساتھ کہ وہ نظر کرتا ہے اللہ کی وجہ کی طرف۔ [55]

(11)شہود ماسواء سے آزادی

سورۃ طٰہٰ کی پہلی آیت کی تفسیر میں بڑا مفصل مضمون تحریر ہے۔ فرماتے ہیں یا حضور اکرم ﷺ کے دو نام ایک طالب اور دوسرے ہادی کی طرف اشارہ ہے یعنی صفات کے طالب شریعت کے ہادی یا گناہوں سے طاہر خدا کی معرفت کے ہادی یا ان کا دل غیر خدا سے طاہر ہے۔[56] سورۃ النمل کی پہلی آیت طٰس کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ ماسوا اللہ سے ان کے دلوں کی سلامتی کی جانب۔[57] سورۃ القصص کی پہلی آیت طٰسم کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ ط اشارہ ہے طہارت نفوس عابد اں کی طرف کہ غیروں کی عبادت سے ان کے نفس طاہر ہیں اور طہارت قلوب عارفاں کی جانب کہ حضرت جبار کے سوا اور کی تعظیم سے ان کے قلب طاہر ہیں اور طہارت ارواح محباں کی طرف کہ ان کی روح میں ماسوا اللہ کی محبت نہیں[58] سورۃ الدخان کی پہلی آیت حٰم اشارہ ہے کہ حمیت المحبین کی طرف یعنی میں نے حمایت کی اپنے دوستوں کی ماسوا کی طرف متوجہ ہونے سے۔[59]

(12)مقام وصفات محمدی ﷺ کا بیان

سورۃ الاعراف کی پہلی آیت المص ہے مفسر تفسیر حسینی قادری تفسیر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ الف اشارہ ہے احدیت کی طرف اور لام عبارت ہے ذات سے صفت علم کی طرف ساتھ، میم کنایہ ہے جامعیت سے کہ اسے معنی محمدی کہتے ہیں اور صاد صورت محمد ہے[60] سورۃ یونس کی پہلی آیت الرٰ کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ ہر حرف حق تعالیٰ کی طرف سے اشارہ ہے۔ اس کے حبیب کی طرف، حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ قسم کھاتا ہوں اپنی نعمتوں کی جو تجھ پر تھیں ازل میں اور اپنے لطف کی جو تیرے ساتھ ہیں وجود میں، اور اپنی شفقت کی جو ہوگی ابد میں۔[61] سورۃ مریم کی پہلی آیت کھٰیعص کی تفسیر کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی صورتیں ایک بشری جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ قل ا نما انابشیر مثلکم دوسری خلقی جیسا کہ خود حضور ﷺ

OPEN ACCESS
CC BY

نے فرمایا انی لست کاحد کم انی ابیت عند ربی یطعمنی و یسقین اور تیسری حقی جیسے خود فرمایا لی مع اللہ وقت یسعنی فیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل اور اس سے کھلی ہوئی یہ حدیث ہے کہ من رائنی فقد رائی الحق اور حق تعالی کو ہر صورت میں جناب رسول ﷺ کے ساتھ کلام اور ہی عبادت میں واقع ہوا ہے۔سورۃ بشری میں مرکب کلمے جیسے قل ھواللہ احد اور صورت ملکی میں مفرد دوف جیسے کھیعص وغیرہ مقطعات اور صورت حقی میں کلام مبہم کہ فاوحیٰ الیٰ عبدہ ماوحی۔[62] سورۃ طٰہٰ کی پہلی آیت کی تفسیر میں بڑا مفصل مضمون تحریر ہے۔ فرماتے ہیں حضور ﷺ کے ناموں میں سے ایک نام ہے جیسے مزمل، مدثر ،یاسین یاطٰہٰ منادی ہے اور حرف ندا اس پر سے کرا دیا گیا ہے یا حضور اکرم ﷺ کے دو نام ایک طالب اور دوسرے ہادی کی طرف اشارہ ہے یعنی صفات کے طالب شریعت کے ہادی یا گناہوں سے طاہر خدا کی معرفت کے ہادی یا ان کا دل غیر خدا سے طاہر ہے۔ اور قرب خدا کی طرف ہادی ہیں یا سر محمدی کے صحفے سے کائنات کے نقوش طے کر دیئے گئے یا اشارہ ہے ہدایت مبدائے کائنات کے قرب کی طرف پائی ان دونوں حروف میں قسم کھائی ہے اور ہر ایک ایک چیز کی طرف اشارہ ہے۔ یا یہ کہ قسم طول یعنی بخشش اور ہدایت الٰہی کی یا قسم طینت پاک اور ہمت علی حضرت رسالت پناہی کی طرف یاطٰہٰ یعنی طہارت اہل بیت نبی ﷺ کی قسم وہ جو اللہ نے فرمایا کہ وبطہرکم تطہیرا یا یہ کہ قسم طوبیٰ اور ہاویہ کی کہ جنت اور دوزخ کی طرف اشارہ ہے۔ یا یہ کہ وہ مدینہ منورہ کی ہے۔ مکہ معظمہ کی دوران دو حرفوں سے حق تعالیٰ مدینہ اور مکہ کی قسم کھاتا ہے۔ یا ط طلب غازیان کی ہے اور ہے ہرب کافروں کی یا ط طرب اہل جنت کی ہے اور ہے ہوانے اہل دوزخ یا یہ کہ یہ لفظ حروف مقطعات میں سے نہیں ہے بلکہ یا موضوع ہے حبشی قبطی یا سریانی زبان کا یا یہ کہ ابجد کے حساب سے ط کے نو حروف ہوتے ہیں اور پانچ ہے کے اس طرح یہ چودہ ہوئے اور اکثر یہ ہے چودہ ہوئیں رات کو چاند پورا ہوتا ہے۔ تو اس میں یہ بات لکھنی ہے چودھویں رات کو چاند اور ندا حضرت رسول مقبول ﷺ کو ہے۔ اور پورا چاند ہونا آپ ﷺ کے مرتبہ

OPEN ACCESS
CC BY

جامعیت کے کمال کی طرف اشارہ ہے۔ اور یہ بات عارفوں پر پوشیدہ نہیں یا یہ کہ طٰہٰ اصل میں طاہا تھا حمزے کو گرایا طٰ امر ہے طایطا سے ھا کنایہ زمین سے اور زمین کا ذکر نہیں ابتدائے زمانہ میں جب جناب رسول کریم ﷺ تہجد کے واسطے اٹھتے ایک پاؤں پر آپ کھڑے ہوتے اس سبب سے پائے مبارک کی پشت ورم کر جاتی تو یہ سورۃ نازل ہوئی اور حق تعالیٰ نے حکم کر دیا طاء ہا یعنی اپنے دونوں پاؤں زمین پر رکھو یا یہ کہ ایک دن حضرت جبرائیل اور اس کے لوگوں نے حضرت رسول اعظم ﷺ سے کہا کہ تم نے ہمارا دین چھوڑ کر اپنے کو رنج اور تکلیف میں ڈالل یا طعان کرتے تھے محمد ﷺ پر قرآن اس واسطے نازل ہوا کہ انہیں رنج و مصیبت میں ڈالے تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی کہ یعنی اے وہ مرد کہ تیری طرح کسی مرد نے میدان مردی قدم نہیں رکھا۔[63]

سورۃ یٰسین کی پہلی آیت یٰسین کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ یہ کہ حدیث میں ہے کہ ان اللہ قرءۃ طٰہٰ ویٰسین قبل ان خلق السموات والارض بالفِ عام اس قول کی تائید کرتی ہے یا یہ کہ حضرت پیغمبر ﷺ کے سات نام قرآن میں مذکور ہیں اور ان میں سے ایک یٰسین ہے اور وہ جو اہل بیت کو آلِ یٰسین کہتے ہیں کی تائید کرتا ہے یا یہ کہ اشارہ ہے یوم میثاق کی طرف اور سین عبارت ہے اس کے سر سے یا یہ کہ یٰسین کے معنی یہ ہیں کہ قسم ہے نبوت حبیب ﷺ کی اور ان کے سر مطہر کی یا یہ کہ یٰسین کے معنی یا انسان کے ہیں۔ کی لغت میں یٰسین اصل میں یا انیسین تھا کثرت ندا کی وجہ سے اس میں اختصار کر دیا ہے جس طرح ایمن اللہ میں من اللہ کہتے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ کلام عرب میں کلمہ کو ایک حرف سے تبدیل کر دیتے ہیں۔ جسے قد قلت کہا قفی فقالت کی قاف یعنی وقف تو چاہیے کہ حرف میں کلمہ کی طرف اجارہ ہو اور جو قول کہ گزر اس کے موافق انسان کی طرف اشارہ ہے اور انسانیت کے ساتھ مخاطب حضرت محمد ﷺ ہوں اس واسطے کے کمال انسانیت کی صفت حضرت محمد ﷺ کے واسطے ثابت ہے اور یہ کلمہ سید کی طرف اشارہ ہو یعنی یا سید البشر اور یہ جو حدیث ہے کہ انا سید البشر لا آدم یہ

OPEN ACCESS
CC BY

ان حرفوں کی تفسیر ہو۔[64] سورۃ ص کی پہلی آیت ص کی تفسیر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ حروف مقطعہ کافروں کے ٹھہرانے کے واسطے ہیں حضور ﷺ جب نماز وغیرہ میں پکار کر قرآن پڑھتے تو لوگ دشمنی کی وجہ سے سیٹی اور تالی بجاتے تاکہ حضرت محمد ﷺ سے غلطی ہو تو حق تعالیٰ نے یہ حروف بھیجے کہ وہ انہیں سن کر فکر اور تامل کر کے غلطی کرانے سے باز رہیں صاد کا محمد ﷺ کی طرف اشارہ یا محمد ﷺ کا نام ہے یا قسم ہے صورت محمد ﷺ کی [65] سورۃ الشوریٰ کی پہلی دو آیت حم عسق کی تفسیر میں کہتے ہیں یہ حروف عطاؤں کی طرف اشارہ ہے کہ حق تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو رحمت فرمایا۔ ح اشارہ حوض کی طرف یعنی حوض کوثر کی جانب کہ اس حوض سے اپنی امت کے پیاسوں کو آپ ﷺ سیر اب کریں گے۔ اور میم ملک ممدود کی طرف کہ مشرق سے مغرب تک آپ ﷺ کے عزو جل کی طرف اس واسطے کہ آپ ﷺ حق تعالیٰ کے نزدیک سب چیزوں سے زیادہ عزیز ہیں اور سین آپ ﷺ کے مرتبہ کی بلندی کو کوئی نہیں پہنچتا۔ اور قف مقام محمود کی طرف کہ شب معراج میں درجہ اوادنیٰ ہے اور قیامت کے دن شفاعت کبریٰ ہے۔[66]

(13) مقامات وخصائص سالکین وعارفین

سورۃ آل عمران کی پہلی آیت بھی الم ہے۔ اس میں الف اشارہ ہے حق تعالیٰ کے الائے عمیم اور ل اس کی لقاء کریم اور میم اس کی محبت قدیم کی طرف اشارہ ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی نعمتیں دنیا میں علی العموم سب کو ملتی ہیں۔ اور اس کی نعمت ملاقات، آخرت میں خاص لوگوں کو ملے گی اور اس کی بے منتہا محبت کا فیض دونوں جہاں میں اخص الخواص لوگوں کو حاصل ہے۔ سورۃ یوسف آیت الرٰ کی تفسیر میں تحریر کرتے ہیں کہ الف کا اشارہ انفراد، اور لام کا اشارہ لطف اور رے رحمت کے لیے ہے۔ گویا اللہ تعالیٰ قسم کھاتا ہے کہ مجھے قسم ہے اپنے انفراد کی اور اپنی ربوبیت کی اور لطائف احدیت جاننے والوں کے لیے قسم میرے لطف کی۔ اور میری اس رحمت کی قسم جو میری تمام مخلوقات پر ہے۔[67] سورۃ الشعراء کی پہلی آیت طسم کی تفسیر میں لکھتے ہیں طسم طاہر

OPEN ACCESS
CC BY

ساتر مجیب کی طرف کی طرف اشارہ ہے کہ وہ طائر یعنی اڑنے والے ہیں اللہ کے ساتھ اور میں سیر روند گان طریق معرفت کی جانب کہ وہ سائر یعنی سیر کرنے والے ہیں اللہ کی طرف اور ر میم سالکان کی مشئی ہے سبیل عبودیت کے لیے۔ اس میں ایما کرتا ہے کہ اللہ کی طرف اور اللہ میں چلتے ہیں یا اشارہ ہے مبتدیان کی طلب کی طرف اور متوسطان کے سرور کی طرف اور مشاہدہ منتہیان کی طرف۔ یا طا اشارہ ہے عروت ازلی اور ثنائے جبروت ابدی کی طہارت کی جانباور مجد جلال سرمدی کی قسم کھاتا ہے۔[68] یا ط طہارت قدس الہی کی جانب اشارہ ہے۔ اور اس میں ان راہ چلنے والوں کی طلب کی طرف اشارہ ہے جو ثنائے لامتناہی کی جانب چلتے ہیں۔ یا اس کے راستے پر چلنے والوں کی طلب کی طرف ی اشارہ ہے۔ یا ان دلوں کی طرف اشارہ ہے جن کے قلوب ماسواللہ سے سلامت ہیں۔[69] سورۃ القصص کی پہلی آیت طسم کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ ط عابدوں کے نفوس کی طہارت کی طرف اشارہ ہے۔ کیونکہ ان کے نفوس غیروں کی عبادت سے طاہر اور پاک ہیں اور یا عارفان کے قلوب کی طہارت کی طرف اشارہ ہے عارفاں کی جانب کہ حضرت جبار کے سوا اور کی تعظیم سے ان کے قلب طاہر ہیں اور طہارت ارواح محباں کی طرف کہ ان کی روح میں ماسوا اللہ کی محبت نہیں اور طا طہارت اصرار موحداں کی طرف کہ غیر خدا کا مشاہدہ نہیں کرتے سین اسرار الہی میں سے ایک راز ہے صالحین کے ساتھ نجات کا اور مظلومیوں کے ساتھ درجات کا اور محبوب کے ساتھ دوام مناجات کا اور میم اشارہ ہے اس خالق لم یزل کی منت اور احسان کی طرف کہ اپنی ساری مخلوق کی ان کی ضروریات کے مطابق ان کی کفالت کرتا ہے اور ان کی مانگوں اور مطالب کو پورا کرتا ہے۔[70] سورۃ ص کی پہلی آیت ص کی تفسیر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ دوستوں کی خالص محبت کی یمین کھاتا ہے یا قسم کھاتا ہے دل عارفاں صفائی کی۔[71]

(14) مومنوں اور کافروں کی آزمائش

OPEN ACCESS
CC BY

حروف مقطعات مومنوں اور کافروں کے لیے آزمائش بھی ہیں۔ کیونکہ مومن سب کچھ جو قرآن میں نازل ہوا ہے اس پر یقین کامل رکھتا ہے۔ جبکہ منافق اور کافر اس میں شکوک کا شکار ہوتا ہے۔ اسی لیے یہ حروف ان کے قلوب کا امتحان ہے مفسر مذکور سورۃ ابراھیم کی پہلی آیت الرٰ کی تفسیر میں تحریر کرتے ہیں کہ حروف مقطعات مومن اور کافر کے دل کی تصدیق اور تکذیب کی آزمائش ہیں۔[72]

(15) کیفیات قیامت کا بیان

سورۃ ھود کی آیت الرٰ کی تفسیر میں تحریر کرتے ہیں کہ اصطلاح وضعی اور عرفی کی نہ نسبت حروف مقطعہ سے جو مراد ہے ہو جہنم میں نہیں آتی تو حروف مقطعہ کے معنی پوشیدہ بھید ہیں۔ اسکے بارے میں خدا ہوں کہ دیکھتا ہوں میں مطیعوں کی اطاعت اور عاصیوں کی مصیبت اور ہر ایک کو اپنے اعمال کے مطابق جزا دوں گا جو اس نے انجام دیے ہوں گے۔ تو ان حروف میں وعدہ اور وعید دونوں ہیں۔ اس آیت سے مقصود اللہ کی صفات علیم و خبیر اور منصف و بادشاہ یوم جزا مراد لی ہیں۔ سورہ شوریٰ کی ابتدائی دو آیات حمٓ عسق کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ یہ حروف ان وقوع پذیر ہونے والے فتنوں اور واقعات کی طرف اشارہ ہیں جن سے اس امت کے لوگوں کو سابقہ پڑنے والا ہے قیامت کے دن۔ یا یہ حرس، مہلکہ، عذاب، سخ اور قذف کے الفاظ کی طرف اشارہ ہیں کیوں کہ ایک حدیث کے مفہوم کے مطابق اس امت پر قذف، مسخ اور خسف نازل ہوں گی۔[73]

(16) اسم اعظم

اللہ تبارک و تعالیٰ کے کئی صفاتی نام ہیں۔ اور اس کا ایک ہی ذاتی نام ہے۔ مفسرین اللہ تعالیٰ کے ان ناموں میں سے ایک کو اسم اعظم قرار دیتے آئے ہیں ملا حسین واعظ کاشفی اسم اعظم کو ان حروف میں چھپا ہوا تعبیر کرتے ہیں۔ حٰم جو کہ سورۃ حٰم السجدہ کی پہلی آیت ہے اس کی تفسیر میں تعبیر فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا اسم

OPEN ACCESS
CC BY

اعظم حروف مقطعات میں پوشیدہ ہے ہر کسی کو اسے معلوم کرنے میں دسترس حاصل نہیں ہے، اور اسی طرح، ح، حکمت کی طرف اشارہ ہے اور میم کا اشارہ منت کی طرف اشارہ ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کا مومنوں پر حکمت عطا کرنے کا احسان ہے۔ یا اس سے مراد اور اشارہ اس طرف ہے کہ کوئی مقرب فرشتہ اور نبی و مرسل بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب ﷺ کے درمیان پائے جانے والے راز و نیاز سے واقف اور آگاہ نہیں ہے۔ اسی لیے لفظ ، ح، اور میم دو حروف اسم رحمان کے درمیان میں ہیں۔ اور یہی دونوں حروف نام محمد ﷺ کے بیچ میں بھی ہیں تو ان دونوں ناموں کے بیچ یہ دونوں حرف ہیں ان کے اندر یہی دونوں ناموں کے بیچ یہ دونوں حرف ہیں ان کے اندر یہی بھید پوشیدہ ہے۔[74] علامہ بغویؒ تفسیر معالم التنزیل میں حضرت سعید ابن جبیرؒ کا قول نقل کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ یہ حروف اللہ تعالیٰ کے اجزا شدہ نام ہیں۔ اگر لوگوں کو ان کی حسن ترکیب معلوم ہو جاتی تو وہ اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم جان لیتے[75]

(17) علم الاعداد

ن جو کہ سورت نون کی پہلی آیت ہے اس کی تفسیر بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ حروف مقطعات قانون ریاضی کے عددوں پر دلالت کرتے ہیں یا یہ کہ اس قوم مسلم کی ملکیت اور بادشاہی کی نہایت اس سے جان سکتے ہیں۔ مگر ہر کی فہم اسے نہیں پہنچ سکتی۔[76] سورۃ طٰہٰ کی پہلی آیت کی تفسیر میں بڑا مفصل مضمون تحریر ہے۔ فرماتے ہیں۔ حروف مقطعہ جو سورتوں کے شروع میں ہیں ان میں گر میں اس قدر اختلاف نہیں جتنا طٰہٰ میں ہے یہ کہ یہ الفاظ حروف مقطعات میں سے نہیں ہے بلکہ یا موضوع ہے حبشی قبطی یا سریانی زبان کا یا یہ کہ ابجد کے حساب سے ط کے نو حرف ہوتے ہیں اور ہ کے پانچ حرف ہوتے ہیں اس طرح یہ مل کر چودہ حروف ہو

OPEN ACCESS

تے ہیں۔ چاند چودھویں رات کو اکثر بدر کامل ہوتا ہے۔ اس میں آپ ﷺ کی ذات کی طرف اشارہ ہے کہ اپنی ذات کی جامعیت میں مرتبہ کمال کو پہنچیں گے۔ اور یہ ان کے کمال کی طرف اشارہ ہے۔[77]

(18) نظم ونثر میں فرق کا سبب

قرآن مجید کا نزول شعر میں نہیں ہوا لیکن مخالفین قرآن نے اس پر اس الزام کے التزام میں آپ ﷺ کو شاعر کہا۔ مفسر کی تعبیر میں یہ حروف ایسے معترضین کے اعتراض کا جواب ہیں۔ ق جو کہ سورت قاف کی ابتدائی آیت ہے مفسر مذکور اس کی تفسیر میں تحریر کرتے ہیں کہ حروف مقطعات کا مقصود نظمیہ اور نثر کے کلام میں فرق کو ظاہر کرنے کے ہیں یہ حرف نثر کے لیے ایسے ہی ہیں جیسے نظم کے لیے تشبیب۔ اسی لیے یہ حروف سنتے ہی سامع اس بات پر دلیل پکڑ سکتا ہے کہ اس کلام کے بعد جو مضامین آتے ہیں وہ نثر میں ہیں نظم میں نہیں۔ اس لیے ان حروف کو استعمال کرنے میں ان معاندین کی باتوں کا جواب اور رد ہے جن کے نزدیک قرآن مجید شعر کی صورت میں ہے۔[78]

(19) حفاظت قرآن کا ذریعہ

قرآن مجید کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لی ہے۔ مفسر ممدوح کی رائے میں یہ حروف اس حفاظت کے اسباب میں سے ایک سبب ہے۔ سورہ قصص کی ابتدائی آیت طسم کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان حرفوں کو حفاظت قرآن کا سبب کیا ہے اور اس کی برکت سے قرآن میں کمی زیادتی نہیں ہو سکتی اور آیت وانا لہ لحفظون کی جس بھید کی طرف اشارہ ہے وہ یہی بھید ہے۔[79]

(20) حروف مقطعات کی تفسیر تکلف ہے

CC BY

قرآن حکیم نے تکلف سے بچنے کا حکم کیا ہے۔ مفسر مذکور کے نزدیک ان حروف کے مفاہیم کی کھوج تکلفات میں سے ہے الرٰ جو سورہ حجر کی ابتدائی آیت ہے اس کی تفسیر کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ ،،مطلقاً اس کے متعلق کلام کرنا جرات کی راہ پر چلنا ہے۔ حضرت عمرؓ فاروق اعظمؓ سے ان حرفوں کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ اگر اس بارے کچھ کہوں تو متکلف ہوں اور خدا نے اپنے پیغمبر سے فرمایا وماانا من المتکلفین

(21)اعجاز القرآن

سورۃ عنکبوت کی آیت الم کی تفسیر میں تحریر کرتے ہیں کہ حروف مقطعہ خلق کی عاجزی ظاہر کرنے کے لیے ہیں۔ کیونکہ بندے اپنے عجز کو جان لیں گے کہ کسی بھی شخص کو اس کتاب کے رموز و حقائق دریافت کرنے کی طرف راہ نہیں ہے۔ اور ان کی فہم اس کی کنہ معرفت سے اگاہ نہیں ہے۔[80]

خلاصہ بحث

ملا حسین کاشفی کے مقطعات کے بارے میں تحریر شدہ حوالہ جات سے مندرجہ ذیل نکات سامنے آتے ہیں۔

حروف مقطعات اللہ کا راز ہیں ان کے متعلق حتمی تفسیر کرنا ممکن نہیں ہے چونکہ ان کا تعلق تشابہات قرآنی سے ہے اس لیے ہر کس و ناکس کا اس سے آگاہ ہونا ممکن نہیں ہے۔ صرف راسخین علم ہی اس سے واقف ہوسکتے ہیں ۔ان حروف کے متعلق یہ بھی رائے موجود ہے کہ یہ ان سورتوں کے نام ہیں، جن سورتوں سے پہلے یہ آئے ہیں۔ خدا کے صفاتی ناموں میں سے اللہ تعالیٰ کے اسم مبارک کے پہلے حروف ہیں یا اسماء الحسنیٰ کے کی طرف اشارہ ہیں اور ان کے حروف تہجی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم اس میں پوشیدہ ہے۔ یہ حروف مخلوق خدا کا عجز ظاہر کرتے ہیں کہ کسی کو بھی یہ علمی کمال حاصل نہیں کہ وہ ان حروف تہجی کو ملا کر قرآن جیسی کتاب بنا سکے ۔ یہ حروف اس سورت میں آنے والے واقعات کا اختصار ہیں۔ اس سورت کے موضوعات کو

OPEN ACCESS
CC BY

ان الفاظ میں ظاہر کر دیا گیا ہے۔ گویا ہر چیز کا خلاصہ اور جوہر ہوتا، یہ حروف بھی قرآن کا خلاصہ اور اس کے مضامین کا جوہر ہیں۔ یہ حروف اللہ کی قسموں کا اظہار ہیں۔ مضامین قرآن، نبوت، رسالت، آخرت اور قرآن کے منزل من اللہ ہونے کے بارے میں ۔ ان سے اشاری مضامین اور صفات باری تعالیٰ کے بارے میں عنوانات نکالنے کی کوشش کی گئی ہے۔

حوالہ جات

[1] * پی۔ ایچ۔ ڈی سکالر، شعبہ علوم اسلامیہ، بہاء الدین زکریا یونیورسٹی، ملتان و اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، گورنمنٹ گریجوایٹ کالج، مظفر گڑھ Email: h.almaarif313@gmail.com

** پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، بہاء الدین زکریا یونیورسٹی، ملتان E Mail: drbuzdar786@gmail.com

[1] ملا حسین واعظ کاشفی، اصل نام حسین بن علی کنیت کمال الدین ہے۔ سبزوار، ہرات، خراسان میں ۸۳۰ھ میں پیدا ہوئے۔ پر اثر واعظ اور مبلغ ہونے کی وجہ سے واعظ مشہور ہوئے۔ زود نویس مصنف بھی تھے۔ سلسلہ نقشبندیہ سے اصلاحی تعلق تھا۔ مسلکا سنی حنفی تھے تاہم شیعت کا الزام بھی لگایا جاتا ہے جو نادرست ہے۔ کاشفی کی وفات ۹۱۰ھ میں ہوئی اور ہرات میں مدفن موجود ہے۔ کئی تصانیف میں سے جواہر التفاسیر، روضۃ الشہداء، اخلاق محسنی، انوار سہیلی، معروف ہیں۔ انہوں نے ایک مختصر اشاری تفسیر بھی تحریر کی۔ جس کو انہوں نے،، مواہب العلیہ،، کا نام دیا۔ لیکن علمی دنیا میں یہ علمی شہ پارہ،، تفسیر حسینی،، کے نام سے معروف اور رائج ہے۔ اور صوفی کتب میں اسی نام سے حوالہ جات دیے جاتے ہیں۔ اور اس نام کی وجہ مفسر مذکور کے نام کی طرف اس کی نسبت ہے۔ ہندوستان میں اس تفسیر کو متعدد بار چھاپا گیا ہے۔ تفسیر کی زبان چونکہ فارسی تھی جو انگریزوں کی آمد کی وجہ اور فارسی کو دیس نکالا دیے جانے کی وجہ سے اس کا ترجمہ مولوی فخر الدین احمد قادری نے ۱۸۸۳ء میں کیا اور مکتبہ نول کشور، لکھنؤ سے اسے،، تفسیر قادری،، کے نام سے شائع کیا۔ (اردو دائرۃ المعارف، ج،۱۷، ص،۲۱،۲۰، جامعہ پنجاب، لاہور)

[2] کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی قادری، مترجم: مولوی فخر الدین احمد، مکتبہ نول کشور، لکھنو۔ ط،۱۸۸۳ء۔ ج:۱، ص:۳۰

[3] کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی قادری، ج ۱، ص،۴۸۴

[4] کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی قادری، ج ۱، ص،۴۸۴

OPEN ACCESS
CC BY

[5]کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی قادری، ص، ج، ا، ص، ۵۴۲
[6]کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی قادری، ج، ۲، ص، ۳۰۰
[7]کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی قادری، ج، ۲، ص، ۲۷۳
[8]البغوی، حسین بن مسعود، ابو محمد، معالم التنزیل، ادارہ تالیفات اشرفیہ، ملتان، پاکستان، ط۔۱۴۳۶ھ، ج ا، ص، ۳۸،۳۹
[9]کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی قادری،۔ج ا، ص:۲۹۷
[10]کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی قادری،۔ج:۲، ص:۱۴۹
[11]کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی قادری،۔ج:۲، ص:۲۹۹
[12]کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی قادری، ج:۲، ص:۳ ۲۷
[13]بغوی، معالم التنزیل، ج، ا، ص، ۴۰
[14]کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی قادری،۔ج:۱، ص:۹۴
[15]کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی قادری، ج:۱، ص:۲۹۷
[16]کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی قادری، ج:۱، ص:۴۲۲
[17]کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی قادری، ج:۱، ص:۲۶۔۲۷
[18]بغوی، معالم التنزیل، ج ا ص، ۴۰
[19]کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی قادری، ج:۲، ص:۲۱۰
[20]کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی قادری، ج:۱، ص:۲۹۷
[21]کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی قادری، ج:۱، ص:۴۸۴
[22]کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی قادری، ج:۲، ص:۲۶۔۲۷
[23]کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی قادری، ج:۲، ص:۲۱۰
[24]بغوی، معالم التنزیل، ج، ا ص، ۴۰
[25]کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی قادری، ج:۱، ص:۳
[26]کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی، قادری، ج ا، ص:۲۹۷

OPEN ACCESS
CC BY

[27] کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی، قادری، ج۱، ص:۲۹۷

[28] کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی، قادری، ج۱، ص:۴۸۴

[29] کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی، قادری، ج۱، ص:۵۱۶_۱۷

[30] کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی، قادری، ج۱، ص:۵۴۲

[31] کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی، قادری، ج۱، ص:۲۶_۲۷

[32] کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی، قادری، ج۱، ص:۱۴۹

[33] کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی، قادری، ج۱، ص:۲۱۰

[34] کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی، قادری، ج۲، ص:۲۲۶

[35] کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی، قادری، ج۲، ص: ۲۳۹

[36] کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی قادری، ج:۲، ص:۲۳۸_۲۳۷

[37] کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی قادری، ج:۲، ص:۳۵۷

[38] کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی، قادری، ج۲، ص:۲۷۳

[39] کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی، قادری، ج۲، ص:۳ ۸۴

[40] کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی قادری، ج:۲ ص:۴۱۹

[41] کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی قادری، ج:۲، ص:۴۲۵

[42] کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی قادری، ج:۱، ص:۴۲۲

[43] کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی، قادری، ج۱، ص:۹۳

[44] کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی، قادری، ج۱، ص:۹۳

[45] کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی قادری، ج:۲، ص:۳۲۷

[46] کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی قادری، ج:۲، ص:۴۲۵

[47] کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی قادری، ج:۲، ص:۴۲۵

[48] بغوی، معالم التنزیل، ج۱، ص،۴۰

[49] کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی، قادری، ج۱، ص:۹۳

OPEN ACCESS
CC BY

50 کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی قادری، ج:۲، ص:۳۲۷

51 کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی، قادری، ج ا، ص:۹۳

52 کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی قادری، ج ا، ص:۲۹۷

53 کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی قادری، ج:۲، ص:۱۴۹

54 کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی قادری، ج:۲، ص:۱۸۸

55 کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی قادری، ج:۲، ص:۴۲۵

56 کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی، قادری، ج ا، ص:۹۳

57 کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی قادری، ج:۲، ص:۷۰۔۶۹

58 کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی قادری، ج:۲، ص:۱۸۸

59 کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی قادری، ج:۲، ص:۴۱۳

60 کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی، قادری، ج ا، ص:۲۹۷

61 کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی قادری، ج:۱، ص:۴۲۲

62 کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی قادری، ج:۲، ص:۱۰, مکتبہ نول کشور، لکھنو، انڈیا، ط ۱۸۸۳

63 کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی قادری، ج:۲، ص:۲۷۔۲۶

64 کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی قادری، ج:۲، ص:۳۰۰

65 کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی قادری، ج:۲، ص:۳۲۷

66 کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی قادری، ج، ۲، ص:۳۸۴

67 کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی قادری، ج:۱، ص:۴۸۴

68 کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی قادری، ج:۲، ص:۱۴۹

69 کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی قادری، ج:۲، ص:۷۰۔۶۹

70 کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی قادری، ج:۲، ص:۱۸۸

71 کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی قادری، ج:۲، ص:۳۲۷

OPEN ACCESS
CC BY

[72] کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی قادری، ج:۱، ص:۵۳

[73] کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی قادری، ج، ۲، ص:۳۸۴

[74] کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی قادری، ج:۲، ص:۲۷۳

[75] بغوی، معالم التزیل، ج۱ص، ۴۰

[76] کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی قادری، ج:۲، ص:۶۳_۶۲

[77] کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی قادری، ج:۲، ص:۲۷_۲۶

[78] کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی قادری، ج:۲، ص:۴۵۹

[79] کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی قادری، ج:۲، ص:۱۸۸

[80] کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی قادری، ج:۲، ص:۲۱۰

CC BY